السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے پڑوس میں ایک مدرسہ ہے۔ وہاں بکثرت گوشت آتا ہے۔ اہل مدرسہ ضرورت سے زائد گوشت کو بازار سے کم قیمت پر فروخت کردیتے ہیں، جبکہ وہ گوشت صدقہ وخیرات کے طورپر مدرسہ میں لایا جاتا ہے، کیا اس طرح ضرورت سے فاضل گوشت کی خریدوفروخت جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مخیر حضرات جومدرسہ کےلئے اشیائے خوردنی دیتے ہیں ان کا مقصدیہ ہوتا ہے کہ علم دین حاصل کرنے والے طلباء اسے استعمال کریں اورخودکھائیں، ان کی نیت اورنیک مقصد کے پیش نظر فاضل گوشت کی خریدوفروخت سے پرہیز کرنا چاہیے، اگرگوشت وغیرہ کسی مدرسہ کی ضرورت سے زائد ہے تواہل مدرسہ کوفراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی دوسرے مدرسہ کودے دینا چاہیے یااہل مدرسہ گوشت دینے والے کوکہہ دیں کہ ہمیں اب اس کی ضرورت نہیں، آپ اس کے متبادل اورچیز دے دیں یاآپ کسی اورمدرسہ کودے دیں۔ گوشت کوفروخت کرنے سے عامة الناس میں علما کے متعلق یہ بدگمانی بھی پیداہوسکتی ہے کہ یہ لوگ حقداروں کوکھلانے کے بجائے اشیائے خوردنی آگے بیچ دیتے ہیں، پھرایسی باتوں کوبنیاد بناکران کے خلاف نفرت وحقارت کے جذبات کوابھارا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ ضرورت سے زائد گوشت فروخت کرنے سے دینے والے کی نیت پوری نہیں ہوتی، ان اسباب کے پیش نظراس کی خریدوفروخت سے اجتناب کرنا بہتر ہے بلکہ کسی دوسرے مدرسہ کودے دینا بہتر ہے، البتہ اس بات کی وضاحت کردیناضروری ہے کہ حقدار کے پاس پہنچ جانے کے بعد صدقہ وخیرات کی حیثیت ختم ہوجاتی ہے، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے والا صدقے کا گوشت تناول کرلیتے تھے۔ اس کے متعلق آپ فرماتے تھے کہ ’’یہ گوشت بریرہ کےلئے صدقہ ہے اورہمارے لئے ہدیہ ہے۔‘‘ [صحیح بخاری، الزکوٰة: ۱۴۹۳]

اس پرامام بخاری رحمہ اللہ نے بایں الفاظ میں عنوان قائم کیا ہے: ’’جب صدقے کی حیثیت بدل جائے، تووہ صدقہ نہیں رہتا۔‘‘ اس لئے عشروغیرہ کی گندم جومدرسے کی ضرورت سے زائد ہو، اسے آگے فروخت کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے کیونکہ مدرسہ میں پہنچنے کے بعداس کی صدقہ وغیرہ کی حیثیت ختم ہوچکی ہے، تاہم گوشت اورسبزی وغیرہ کوفروخت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:259